① CLASS IX

سبق ①

ہیرو

آپ بتائیے۔

① سوال۔ ہیرو کس قسم کا مضمون ہے اور کیوں؟

جواب۔ ہیرو بنیادی طور پر انشائیہ ہے۔ مضمون نگار نے اپنی بات مرزا غالب سے شروع کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرزا غالب کو آم پسند تھا۔ پھر آم اور ہیرو میں ایک رشتہ تلاش کرتے ہوئے بتایا کہ کچھ میٹھے آموں کی طرح ہیرو بھی دو طرح کے ہوتے ہیں۔ اس طرح انشائیہ کا عنوان ہیرو رکھا گیا۔

2 سوال۔ ہیرو کتنی طرح کے ہوتے ہیں؟

جواب۔ ہیرو دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک مثالی، دوسرا موسمی۔

3 سوال۔ مرزا غالب اور آم کے بارے میں مضمون نگار نے کیا لکھا ہے؟

جواب۔ مرزا غالب کو آم بہت پسند تھے۔ اچھے آم کی تعریف غالب نے لوگوں کی تھی، بہت سے میٹھے اور خوب لکھے ہیں۔

④ سوال۔ مضمون میں لکھنؤ کے بانکوں کے بارے میں کون سا واقعہ پیش کیا ہے؟

جواب۔ جو ابتدا میں اپنی جان کی بازی کے جوہر دکھاتے ہیں مگر آگے چل کے وہ اپنی رسم و رواج میں مبتلا ہو گئے۔

CLASS IX (14) ہیرو

(2)

5 سوال ۔ موسمی ہیرو عمر کے آخر حصے میں کیا کرتا ہے ؟

جواب ۔ عمر کے آخری حصے میں موسمی ہیرو اپنے بد اقبال، والدین اور ناخلف اولاد، بعد ازاں بھی کسی ہاٹ پر جا لگتے ہیں۔ تو یہ استغفار کرتے زیارت پر نکل جاتے ہیں۔ واپسی کے بعد پھر یہ شرعی ہیرو بن جاتے ہیں

6 سوال ۔ مثالی اور موسمی ہیرو میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جواب ۔ مثالی ہیرو یکایک نمایاں ہو جاتے ہیں۔
موسمی ہیرو کھٹارے اسٹیم انجن کے بھبھکنے دھواں کی طرح اچانک ابھرتے ہیں ×

مختصر گفتگو

1 سوال ۔ مرزا غالب نے اچھے آم کے بارے میں کیا کہا تھا؟

جواب ۔ بہت سے ہوں خوب میٹھے ہوں 2

2 سوال ۔ ہیرو کتنی طرح کے ہوتے ہیں۔

جواب ۔ دو طرح

3 سوال ۔ لکھنؤ کے دو بانکے کس طرح سفر کر رہے تھے

جواب ۔ ریل گاڑی

4 جواب ۔ اپنا ٹکٹ : 5 ۔ کدو کریلے کی لٹ کی طرح

③ CLASS IX

ہیرو IX

تفصیلی گفتگو —

① سوال۔ سید محمد حسنین کے مضمون کی اہم باتیں اپنی زبان میں لکھیے؟

جواب ← مضمون نگار نے اپنی بات کی آغاز مرزا غالب کے تذکرے سے شروع کیا ہے کہ۔ مرزا غالب کو آم بہت پسند تھے وہ ہر فروگ ہی آم اور ہیرو میں رشتہ تلاش کرتے ہوئے یہ بتایا کہ کھٹے، میٹھے آموں کی طرح ہیرو دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک مثالی۔ دوسرا موسمی۔ ان لوگوں کو طنز کا نشانہ بنایا جو کسی خاص واقعے کے سبب نئی ہی ہوتے ہیں اور اپنی شہرت پاتے ہیں۔

② سوال ← مضمون نگار نے مثالی ہیرو کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اسے مختصر بیان کیجئے

جواب ← مثالی ہیرو ایسے ہوتے ہیں جو بے وقت یا قبل از وقت روئے زمین پر نمودار ہوتے ہیں۔ عقل و شعور کی ناسمجھی کی وجہ سے خود ہی شکار ہو جاتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایسے مثالی ہیرو کو خالق کائنات عالم وجود سے عالم عدم میں جلد ہی واپس بلا لیتے ہیں

Scanned with CamScanner

بہروپ IX

(3) سوال ← مضمون میں موسیقی بہروپ کو کن کن چیزوں سے مثال دی گئی ہے سمجھا کر بتایئے؟

جواب ← موسیقی بہروپ کدو کریلے کے لتوں کی طرح تیزی سے بڑھتا ہے۔ زیادہ دنوں تک ہرا بھرا نہیں رہتا۔ یہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے۔ یہ اپنے گناہوں سے توبہ کرکے خانہ خدا کی زیارت کو نکل جاتا ہے اور حج سے واپسی کے بعد تو وہ شرعی بہروپ بن جاتا ہے۔ اور عوام کی بھلائی کے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

(4) سوال ← لکھنؤ کے بانکوں کے بارے میں مضمون نگار کیا لکھا ہے؟

جواب ← ایک بار دو بانکے ایک ہی ڈبے میں سوار ہو گئے۔ دونوں ایک دوسرے کو نیچا دکھانا چاہتے تھے۔ جب گاڑی رکی وہ دونوں اتر گئے۔ ایک نے قلی کو بلایا اپنی چھڑی قلی کی طرف بڑھایا اور کہا یہ چھڑی اٹھا۔ دوسرا اٹھلا گیا = دوسرے بانکے قلی کو آواز دی اور اپنا ٹکٹ اٹھانے کہا تاکہ وہ شرمندہ ہو جائے

ط ط ط

(5) CLASS IX بہروپ

(5) سوال ← مضمون بہروپ پڑھنے کے بعد آپ نے کیا محسوس کیا۔ اپنے لفظوں میں لکھیں

جواب ← مضمون نگار نے ظاہری طور پر معمولی عنوان قائم کیا ہے

اس عنوان کے ذریعے سارے پہلو کو سامنے کیا ہے

صرف بات سے بات کو پیش کیا گیا ہے۔

اور ہم سے بہروپ کا رشتہ قائم کیا۔ جس طرح ہم کبھی سمجھے

دو طرح کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح بہروپ بھی دو طرح کے ہوتے ہیں

ایک مثالی اور منفی۔ اس طرح لوگوں کی اصلاح ہو

آج کے دور میں جس طرح نوجوان پر فیشن کا بھوت

سوار ہے

10

① پورے چاند کی رات — کرشن چندر

CLASS VII

سبق ۲

25

آپ بتائیے!

صرف جواب

(۱) ~~سوال~~ جواب۔ اپریل کا مہینہ تھا۔

(۲) جیسے مکئی کے بھٹے، خشک خوبانی۔ زرد آلو =

(۳) خوبانی کی گٹھلیاں بھی کھایا تھا۔

(۴) رشتے میں لڑکی کا بھائی تھا۔

(۵) لڑکی نے چھ سال تک انتظار کرنے کے بعد اپنی شادی کی تھی۔

(۳) مختصر گفتگو۔

(۱) بادام (۲) پگڈنڈی تک (۳) خوبانی (۴) ایک (۵) بھر

تفصیلی گفتگو!

(۱) جواب: کرشن چندر کے تقریباً 80 کتابیں شائع ہوئیں ان کا پہلا ناول شکست، ان کے علاوہ جب کھیت جاگے، دل کی وادیاں، ایک گدھے کی سرگزشت

ط ط ط

افسانہ : پورے چاند کی رات IX

2

(II) جواب :- کرشن چندر نے وکالت کا امتحان 1937ء میں پاس کیا ۔
پنجاب یونی ورسٹی :—

(III) جواب ۔ کرشن چندر نے 1939ء میں آل انڈیا ریڈیو لاہور میں
اور دہلی میں کچھ دنوں تک آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ
میں تبادلہ ہو گیا :—

(IV) جواب کرشن چندر کو حکومت ہند کی جانب سے ادبی خدمات
کے سلسلے میں 1969ء میں پدم بھوشن کے اعزاز
سے نوازا گیا ۔

(V) جواب :- کرشن چندر کے والد ڈاکٹر گوری شنکر تھا ۔
وہ کشمیر کے بھرت پور اور پونچھ میں میڈیکل
افسر تھے ۔ 8 مارچ 1977ء کو ممبئی میں ان کا انتقال ہو گیا ۔

(VI) جواب :- جب کرشن چندر آل انڈیا لکھنؤ میں ملازمت کے دوران
شوشا لیمار پکچرز کی جانب سے فلموں کے لئے
مکالمہ لکھنے کی دعوت ملی اور وہ پونہ چلے گئے ۔

32-33
سبق ۳

(۷)

مشاہد ۔ شکیلہ اختر ۔ افسانہ

آپ بتائیں کہ ۔ صرف جواب

① جواب ۔ پھلگو ندی میں طغیانی کے سبب سیلاب آیا ۔ پوری بستی میں پانی گھس گیا اور لوگ ڈوب کر مر گئے ۔ اس لئے لوگوں اپنا گھر چھوڑنا پڑا +

② جواب ۔ ستمبر ماہ کی تیرہ ۱۳ تاریخ کو سب سے زیادہ بارش ہوئی تیز بارش کی وجہ سے پھلگو ندی کا پانی جب گاؤں میں داخل ہو گیا تھا وہ رات کا وقت تھا ۔

③ جواب ۔ کہانی سنانے والی عورت کے گھر میں جب پانی داخل ہو گیا اُس وقت وہ نماز میں مصروف تھی +

④ جواب ۔ خوش قسمتی سے عورت بے ہوش ہو گئی تھی ۔ جب اُسے ہوش آیا تو گاؤں کے رشتہ بنگالی بابو کے بنگلے میں رہنے کو پڑا پایا +

⑤ جواب ۔ عورت کا ایک بچہ سیلاب میں گم ہو گیا اُس بچے کا نام منور تھا ۔ اُس کی عمر آٹھ سال کی تھی +

CLASS IX

(2)

2

مشاہد:

مختصر گفتگو!

(1) جواب: وہ عورت اپنے میکے جانے کا فیصلہ کیا تھا اور وہ پٹنہ کے محلہ باقر گنج میں جانا چاہتی تھی +

(2) جواب: مرحائی راج دھانی رنگون میں نوکری کرنے کے لیے گئے تھے۔

(3) جواب: عورت نے پانچ دنوں سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ اسے کھانے کے لیے افسانہ نگار نے دیا۔ وہ عورت خود نہیں کھائی بلکہ اپنے بچے کو دیا +

(4) جواب: سیلاب میں ہونے والی بربادی میں آٹھ سال کا بیٹا منظور کے ڈوبنے والے کا صدمہ تھا۔

(5) جواب: عورت کا بڑا بیٹا رنگون میں ملازمت کرتا تھا۔ ابھی کچھ ہی دنوں قبل شادی ہوئی تھی۔ اور وہ اپنے والد کے ساتھ رنگون رہتا تھا۔

CLASS-IX

(3)

شاہد

تفصیلی گفتگو:-

① جواب۔ شکیلہ اختر کے بارے میں اگر کہا جائے تو شاید غلط نہ ہوگا کہ بہار
کی خواتین افسانہ نگاروں میں شکیلہ اختر سب سے
زیادہ ممتاز منفرد افسانہ نگار ہیں۔
انہیں انہوں نے ہند و پاک میں اپنی ایک پہچان قائم کی
وہ دوسری خواتین افسانہ نگار کو بھی لکھنے کا حوصلہ
عطا کیا۔ لہذا اس میدان میں انہوں نے نمایاں خدمات
انجام دیا۔

② جواب ۔ ڈاکٹر قمر جہاں ۔ نگار عظیم ۔ شکیلہ اختر، پروین شاکر

③ جواب ۔ شکیلہ اختر اردل کی رہنے والی تھیں۔ جہان آباد سے مغرب
کی طرف واقع اردل ایک مشہور قصبہ ہے۔ جو سون ندی
کے ساحل پر واقع ہے۔ شکیلہ اختر کے زمانے میں اردل گیا ضلع
کا حصہ تھا۔ پھر جہان آباد ہوگیا۔

Scanned with CamScanner

CLASS IX

(4) (3)

شاہد۔

(4) جواب۔ شکیلہ اختر کے افسانوں کے کل چھ مجموعے شائع ہوئے
کئی افسانوں کو ایک جگہ جمع کر کے کوئی عنوان دے کر جب کتابی شکل
میں شائع کیا جاتا ہے۔ تو اسے افسانوں کا مجموعہ کہتے ہیں
مندرجہ ذیل ہیں ← درپن، آنکھ مچولی - ڈائن - آگ اور پتھر -
لہو کے مول - اور آخری سلام - تنکے کا سہارا کے نام
ایک ناولٹ بھی تحریر کیا -

5 جواب ← شکیلہ اختر نے کسی کالج یا اسکول میں باضابطہ طور پر تعلیم
حاصل نہیں کی - بلکہ اپنے گھر پر ہی تعلیم حاصل کی -
ان کے والد کا نام سید توحید تھا۔

Scanned with CamScanner

CLASS IX

①

سبق ۷ آخری سبق - الفانسو دادے

مختصر افسانہ

آپ بتائیں کہ

① ماسٹر ـ

② بھاگ جانے کا ـ

③ ہرا ـ

④ سیاہ ریشم ـ

⑤ زندہ باد فرانس ـ

مختصر گفتگو

① جواب الفانسو دادے ـ

② 1840ء

③ خوش خطی کا سبق ملا ـ

④ ایک ماسٹر تھے

⑤ سوال مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع بتائیں

جواب حکم ـ احکام = لفظ ـ الفاظ = قدم ـ اقدام ـ

طرف ـ اطراف = سبق ـ اسباق

② CLASS - IX

آخری سبق

تفصیلی گفتگو

① جواب۔ الفانسو دادے فرانسیسی ادب کا ایک معتبر نام ہے۔ یہ افسانہ نگار بھی ہیں اور شاعر بھی۔ ان کی پیدائش 1840ء میں فرانس کے ایک شہر نائنس میں ہوئی۔ انہوں نے طویل ناول اور مختصر افسانے بھی لکھے ہیں۔ انہوں کئی ناول یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے افسانوں میں آخری سبق بھی ہے۔

جو فرانسیسی حب الوطنی سے معمور ہے۔

خلاصہ ←

2 جواب ← زیر نصاب آخری سبق میں الفانسو دادے ایک طالب علم بن کر اپنا قصہ بیان کرتے ہیں۔ میں ایک دن اسکول دیر پہنچا۔ ہم کو ایک بھی یاد نہیں تھا۔ ڈرتے ڈرتے اپنی جگہ میں بیٹھا۔ استاد موسیو ہیمل لوہے کی خوفناک چھڑی لے کر گھوم رہے تھے۔ آج کلاس کا منظر بدلا ہوا نظر آیا۔

P.T.O

6

آخری سبق

جواب:

2 گاؤں کے بہت سے آدمی کلاس میں بیٹھے ہوئے تھے۔

استاد نے کہا آج میں آخری سبق دوں گا۔ برلن سے احکام آئے ہیں

السّاس اور لورین کے مدرسوں میں صرف جرمن زبان میں

پڑھائی جائے۔

کل نیا ماسٹر آئے گا ہمارا یہ آخری سبق ہوگا۔

کلاس میں فرینز کو آخری سبق سنانے کے لیے دیا گیا میں چند

الفاظ سے زیادہ نہیں بول سکا۔ استاد نے نہایت شفقت

سے فرینز کو سمجھایا۔ اپنی چالیس سال تعلیم دیتے ہوئے بھی

بچوں کی تعلیمی کمزوری میں استاد کی کمزوری ہوتی ہے

~~[illegible]~~

اس کے بعد موسیو میمل نے فرانسیسی زبان کا آخری سبق دیا

آج پڑھنے کا انداز ایسا تھا کہ ہر سبق زبانی یاد ہوتی چلی گئی

استاد نے چاک لے کر بلیک بورڈ پر لکھا

"زندہ باد فرانس" اس کے بعد استاد خاموش

~~[illegible]~~ ہو گئے

CLASS: 10

(4)

آخری سبق

(3) جواب۔ کہانی آخری سبق سے یہ سبق ملتا ہے کہ آپ جس شعبے میں ہوں یا جس حیثیت میں ہوں اپنی ذمہ داری سمجھنا چاہیے۔

ہمیں اپنی مادری زبان سے محبت ہونی چاہیے۔

اس سے دلچسپی کے ساتھ خود بھی پڑھنا چاہیے۔

اور اپنے بچوں کو پڑھنا چاہیے۔ اپنی سیاسی آزادی کی حفاظت مادری زبان میں کرنی چاہیے۔

(4) جواب۔ افسانہ نگار آخری سبق ایک سبق آموز کہانی ہے اس کہانی میں دو بنیادی موضوعات ہیں پہلا موضوع

(1) حب الوطنی۔ اس افسانے میں اپنے وطن سے محبت کا بے پناہ جذبہ ابھر کے سامنے آیا۔

(11) دوسرا پہلو درس و تدریس سے تعلق ہے

جس میں طلبہ کو درس و تدریس کے عملی تجربہ سے روشناس کرایا۔

Scanned with CamScanner